شہروں سے نکل کر دوسرے چھوٹے شہروں، قصبوں اور دیہات تک ہونا چاہیے تاکہ جو زندگی کا ڈائیلاگ ہے، رہن سہن کا ڈائیلاگ ہے، اس پر بھی توجہ دی جا سکے۔ ایشیا میں انٹر ریلیجس ڈائیلاگ جیسی تنظیموں کی بڑی ضرورت ہے کیوں کہ بہت سے مذاہب اکھٹے رہتے ہیں --- پاکستان میں ڈائیلاگ کے بغیر ہمارا زندہ رہنا ناممکن ہے۔ یہ وقت کی آواز ہے۔"

کرسچن میرج ایکٹ میں مجوّزہ تبدیلی کے بارے میں ریورنڈ جیمز چنن نے کہا کہ "میں نے بھی بڑے دکھ اور تشویش کے ساتھ یہ خبر پڑھی۔ میرے خیال میں اسلامی نظریاتی کونسل کو کرسچن میرج ایکٹ مجریہ ۱۸۷۲ء میں ترمیم کرنے سے پہلے مسیحی علماء اور رہنماؤں سے مشورہ کرنا چاہیے۔ ان کی تجاویز پر ٹھنڈے دل سے غور و خوص کریں اور جلد بازی کا مظاہرہ نہ کریں کیوں کہ اس ترمیم سے شناختی کارڈ ایشو جیسے حالات پیدا ہو سکتے ہیں۔

آپ نے دیکھا ہو گا کہ پچھلے سال جب شناختی کارڈ کا ایشو اٹھا تھا تو اس سلسلے میں نہ صرف ملکی بلکہ بین الاقوامی پریس ذرائع ابلاغ نے بھی بہت بڑا کردار ادا کیا۔ ہر طرف ہمارے ساتھ ہونے والی زیادتی کا چرچا تھا۔ اس کی بدولت ہم نہ صرف قومی بلکہ بین الاقوامی لیول پر پریشر بلڈ اپ کرنے میں بے حد کامیاب رہے۔ ہماری بات براہ راست حکومت اور بین الاقوامی اداروں اور میڈیا تک پہنچی اور حکومت کو اپنے فیصلے پر نظر ثانی کرنی پڑی -" (پندرہ روزہ "کاتھولک نقیب"، لاہور - یکم تا ۱۵ اپریل ۱۹۹۳ء)

ملائشیا: آرچ بشپ کی جانب سے "نفاذِ شریعت" کے خلاف پارلیمنٹ سے تعاون کی اپیل

ملائشیا کی شمالی ریاست کیلانٹن میں، جو تھائی لینڈ کی سرحد کے ساتھ ہے، مسلمانوں کو غالب اکثریت حاصل ہے، اور ۱۹۹۰ء سے یہاں پارٹی اسلام (اسلامی جماعت) حکمران چلی آ رہی ہے۔ وفاقی سطح پر یہ پارٹی یونائیٹڈ ملیز نیشنل آرگنائزیشن کی مخلوط حکومت کے خلاف حزبِ اختلاف کا کردار ادا کر رہی ہے۔ "پارٹی اسلام" نے "نفاذ شریعت" کے لیے مہم چلائی ہے تاکہ شریعت پر مبنی قوانین کو ریاستی دستور میں شامل کر لیا جائے مگر اس کے لیے وفاقی دستور میں ترمیم ضروری ہے۔

اس پس منظر میں جہاں "پارٹی اسلام" وفاقی دستور میں ترمیم کے لیے کوشاں ہے، وہاں کوالالمپور کے آرچ بشپ ذاتی حیثیت میں اور مسیحی رہنما دوسرے مذاہب کے پیروکاروں کے ساتھ مل کر نفاذِ شریعت کی راہ روکنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ آرچ بشپ اور ان کے ساتھیوں کی سرگرمیوں کے

بارے میں "کیتھولک نیوز" سے معلوم ہوتا ہے کہ آرچ بشپ نے ۱۸ ستمبر ۱۹۹۲ء کو اخبارات کے نام جو خط جاری کیا تھا اس میں کہا گیا تھا کہ "ریاست کیلانٹن اسلامی قوانین متعارف کرانے پر تلی ہوئی ہے۔ اگر ریاستی حکمران اپنے مقصد میں کامیاب ہو جاتے ہیں تو اس بات کی کوئی ضمانت نہیں کہ دوسری ریاستیں ان کی پیروی نہیں کریں گی۔ کیلانٹن میں شرعی قوانین کے نفاذ کا مطلب یہ ہوگا کہ یہ مسلمانوں کے ساتھ مسیحیوں، ہندوؤں، سکھوں اور بدھ مت کے پیروکاروں پر بھی لاگو ہوں گے۔ کیونکہ مسیحیت، ہندومت اور دوسرے مذاہب میں جرائم کے بارے میں مذہبی قوانین موجود نہیں۔"

خط میں آرچ بشپ نے مسیحیوں اور دوسرے مذاہب کے پیروکاروں سے اپیل کی ہے کہ وہ "پارلیمنٹ کے ارکان پر اپنا اثرورسوخ استعمال کرنے کی ذمہ داری پوری کریں تاکہ وفاقی دستور میں ترمیم نہ ہوسکے اور کیلانٹن میں حدود کا نفاذ ناممکن بنا رہے۔" حدود کے نفاذ کی مثال، چاہے وہ کسی ایک ہی ریاست میں کیوں نہ ہو، اس سے مسلمانوں کے علاوہ تمام مذاہب کے پیروکاروں کے شہری حقوق متاثر ہوں گے۔"

آرچ بشپ فرینڈز نے مذکورہ بالا خط میں یہ بھی لکھا ہے کہ "بعض لوگوں کے خیال میں نفاذِ شریعت ممکن ہی نہیں، مگر کتنی ہی باتیں ہیں جنہیں ہم ملائشیا میں ناممکن خیال کرتے تھے اور آج ان پر عمل ہو رہا ہے--- محاورہ ہے پرہیز علاج سے بہتر ہے۔ موجودہ صورتِ حال میں اگر ایک بار شرعی قوانین نافذ ہو گئے تو ان کی تنسیخ از حد مشکل ہو گی۔" آرچ بشپ نے زور دیا ہے کہ اس مسئلے پر "بدھ مت، مسیحیت، ہندومت اور سکھ مذہب کی ملائشیائی مشاورتی کونسل" کا تیار کردہ کتابچہ تقسیم کیا جائے۔

کیلانٹن کے وزیرِاعلیٰ جناب عزیر مات نے "بدھ مت، مسیحیت، ہندو مذہب اور سکھ مذہب کی ملائشیائی مشاورتی کونسل" کے نمائندوں کے ساتھ اپنی پہلی ملاقات میں، جو جولائی ۱۹۹۲ء میں منعقد ہوئی تھی، واضح کر دیا تھا کہ شرعی قوانین ریاست کی ساری، مسلم اور غیر مسلم آبادی کے لیے ہوں گے۔"

یہ بات واضح رہے کہ "کیتھولک نیوز" کے مطابق حکمران پارٹی "یونائیٹڈ ملیز نیشنل آرگنائزیشن" اور دوسری بڑی پارٹیاں وفاقی دستور میں ترمیم کی شدید مخالف ہیں۔"

یورپ/امریکہ

"یورپی چرچوں کی کانفرنس" کا دسواں اجلاس

"یورپی چرچوں کی کانفرنس" کی جانب سے پراگ (چیکوسلاواکیہ) میں منعقدہ اجلاس (ستمبر